السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن نے آدمی کےلیے اپنی بیوی سے غائب رہنے کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے مجھے سال گزرنے سے پہلے اجازت نہیں ملتی اور کبھی تو سال سے بھی زیادہ وقت گزر جاتا ہے۔ میرے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ سائل کا یہ کہنا کہ قرآن نے شوہر کے اپنی بیوی سے غائب رہنے کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے یہ غلط بات ہے قرآن میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں تو صرف ان لوگوں کےلیے مدت مقرر کی گئی ہے جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے ہیں اور ایلا کرنے والا وہ آدمی ہوتا ہے جو قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مجامعت نہیں کرے گا اس کی مدت اللہ نے چار مہینے مقرر کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۲۲۶ ... سورة البقرة

"ان لوگوں کےلیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھالیتے ہیں چار مہینے انتظار کرنا ہے۔ پھر اگر وہ رجوع کرلیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

رہا شوہر کا اپنی بیوی سے غائب رہنا پس اگر تو اس کی بیوی اس کے غائب رہنے پر راضی ہے تو اس کےلیے چار مہینے یا چھ مہینے یا ایک سال یا دو سال غائب رہنے میں کوئی نقصان نہیں ہے بشرطیکہ اس کی بیوی پر امن ملک میں ہو۔ پس جب اس کی بیوی پر امن ملک میں نہ ہو تو اس کے خاوند کا اس کو ایسے ملک میں چھوڑ کر جو پر امن نہیں ہے سفر کرنا حلال نہیں ہے اور جب وہ پر امن جگہ میں تو ہو لیکن وہ اس کے چار مہینے یا چھ مہینے حاکم کے فیصلے کے مطابق (غائب رہنے پر راضی نہیں ہے تو اس کےلیے غائب رہنا حلال نہیں ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 379

محدث فتویٰ